مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

اہلِ یمن کے لیے دُعا۔ ملکِ شام کی تعریف
فلسطین ہجرت کے لیے بہتر جگہ ہوگی۔ شام میں اَبدال کی کثرت
حدیث کی کتابت نبی علیہ السلام کی حیات میں آپ کی اِجازت سے ہوئی

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 64 سائیڈ B 1987 - 01 - 16)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہٖ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہٖ اجمعین امابعد !

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے مختلف علاقوں کے بارے میں بتلایا ہے تو اُس میں ایک ذکر آتا ہے یہ کہ آپ نے شام کی تعریف کی ہے یمن کی تعریف کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف دیکھا اُس سمت دیکھا اَور پھر دُعاء فرمائی اَللّٰھُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِھِمْ خداوندِ کریم اِن کو دلوں سمیت بُلا یعنی ایسا کردے کہ دِل سے آئیں وہ، یہ جملہ تو ایمان سے تعلق رکھتا ہے کہ وہ لوگ ہمارے پاس آئیں اَور دِل سے آئیں۔

دُوسرا جملہ جو ہے حدیث شریف کا وہ ہے وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا[۱] اَور برکت عطاء فرمادے ہمارے صاع اَور مُد میں۔ اَب ''صاع'' ایک پیمانہ ہے ''مُد'' ایک پیمانہ ہے مُد چھوٹا پیمانہ ہے صاع بڑا پیمانہ ہے اِس کا جوڑ پہلے جملے سے یہ ہے کہ اَناج کی آمد یمن سے ہوتی تھی تو اہلِ یمن کا آنا ہو تو دِل سے آئیں اَور ہمارے سب کے یعنی ہمارے بھی اَور اہلِ یمن کے بھی پیمانوں میں برکت عطاء فرمادے۔ ہمارے یہاں

---

[۱] مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۲

اَناج تُلتا ہے عرب میں نپتا ہے تو صاع میں وہ تولتے نہیں بلکہ صاع بھر کر دیتے ہیں یا لیتے ہیں۔ تو اَناج کے لیے اُنہوں نے پیمانہ رکھا ہے نہ کہ تول اِس لیے صاع اَور مُد کا لفظ اِستعمال ہوتا ہے میزان کا یعنی ترازو کا لفظ نہیں آتا چونکہ یہ دستور کے خلاف تھا اَور اَب بھی یہی ہے تو وہاں اَناج وغیرہ یہ صاع کے اعتبار سے ہی بِکتا ہے.........۔

ملکِ شام کی تعریف :

اِسی طرح سے شام کے بارے میں اِرشاد فرمایا ہے ایک جملہ طُوْبٰی لِلشَّامْ شام بہت اچھا ہے شام کے لیے اللہ تعالیٰ نے اچھائی پسند فرمائی ہے یا لکھی ہے ہم نے دریافت کیا کہ شام میں بہتری کیوں ہے تو اِرشاد فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے وہاں اپنے پَر پھیلا رکھے ہیں[1] تو جہاں ملائکہ ہوں اَور مَلَائِکَةَ اللّٰہْ کے بجائے مَلَائِکَةَ الرَّحْمٰنْ فرمایا تو ایک طرح اِشارہ ہوگیا کہ رحمت کے فرشتے وہاں رہتے ہیں تو جہاں رحمت کے فرشتے رہتے ہوں وہاں برکات رہتی ہیں تو شام بہت اچھا علاقہ ہے۔

آگے اِرشاد میں کچھ علاماتِ قیامت بھی آگئیں سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَّحْوِ حَضْرَ مَوْتَ عنقریب ایک چیز پیش آئے گی وہ یہ ہے کہ حضر موت کی طرف سے آگ نظر آئے گی جلتی ہوئی یا مِنْ حَضْرَ مَوْتَ خاص حضر موت سے وہ برآمد ہوگی تَحْشُرُ النَّاسَ وہ لوگوں کو جمع کرتی چلی جائے گی جمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اُس کے آگے آگے ہوں گے لوگ اُس کے آگے آگے جائیں گے تو ایک مجمع کا منظر بن جائے گا۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ یہ چیز اگر پیش آئے تو ہم کیا کریں؟ تو اِرشاد فرمایا کہ عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ[2] پھر تم ایسے کرنا کہ شام پسند کرنا اپنے لیے۔ حضر موت یمن کے علاقے کا ایک شہر ہے۔

حدیث کی کتابت نبی علیہ السلام کی حیات میں آپ کی اِجازت سے ہوئی :

اِرشار فرمایا ایک روایت میں اَور یہ روایت سُننے والے ہیں عبد اللہ ابن عمرو ابن العاصؓ حضرت عمرو ابن العاص کے بیٹے حضرت عبد اللہ، اِن میں اَور والد میں زیادہ فاصلہ نہیں تھا عمر کا بہت تھوڑا فاصلہ تھا اَور یہی ہیں وہ کہ جن کو اِجازت دی تھی رسول اللہ ﷺ نے کہ تم حدیثیں لکھ لیا کرو۔ اِنہوں نے دریافت کیا تھا کہ (جناب کو) کبھی خفگی ہوتی ہے کبھی اِنبساط کی کیفیت ہوتی ہیں تو میں ہر حال میں لکھ لیا کروں تو اِرشاد فرمایا کہ ہاں ہر حال میں لکھ لیا کرو کیونکہ میری زبان سے غلط باتیں نہیں نکلتیں اللہ نے بچا رکھا ہے ایسی چیز سے۔

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۲ [2] مشکوۃ شریف ص ۵۸۲

فلسطین مستقبل میں اچھی ہجرت کی جگہ ہوگی :

وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی یعنی ایک ہجرت تو یہ تھی جو فرض تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہوئی اور ایک ہجرت اور بھی ہوگی جو بعد کے کسی دور میں ہونے والی تھی، اور ہوتا بھی رہا ہے اس طرح یہ نہیں کہ نہیں ہوئی بلکہ ترکی دور جب ختم ہوا اور (شریف) حسین آیا ہے تو اُس زمانے میں بھی مدینہ منورہ خالی ہوگیا۔ تو لوگ ریلوں کے ذریعہ سے شام چلے گئے تو ریلوے لائن مدینہ طیبہ تک موجود تھی شام سے، اور جو جس کے ہاتھ آیا وہ لیا اِس طرح وہ وہاں سے چلے گئے۔

تو کون سی جگہ بہتر ہوگی کون سی جگہ بہتر ہوسکتی ہے تو پھر آپ نے اِرشاد فرمایا فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ بہترین لوگ وہ ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ چلے جائیں اور اِنہوں نے ہجرت فرمائی تھی عراق سے کہاں گئے تھے وہ گئے تھے اَرضِ فلسطین کی طرف اور یہی بیت المقدس کا علاقہ اُنہوں نے پسند فرمایا تھا اور یہ بھی اِرشاد فرمایا فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ بہترین لوگ وہ ہیں کہ جو زیادہ مضبوطی سے قائم رہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی ہجرت گاہ کے پاس جہاں وہ گئے تھے وہاں جو جائیں وہ سب سے اَفضل ہیں اور وہاں جمے بھی ہیں وَيَبْقٰى فِى الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا اِس کے علاوہ باقی اور جگہوں پر اَچھے لوگ نہیں رہتے۔ یہ ایک دَور کوئی آنے والا ہے اَبھی نہیں آثار بھی نہیں ہیں اُس کے تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ [1] اور اُن کو اُن کی زمین جو ہے وہ اُنہیں پھینک دے گی، معلوم ہوتا ہے کہ قربِ قیامت میں ہوگی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دُنیا میں آنے اور واپس جانے کے بعد رُخصت ہوجانے کے بعد وفات کے بعد۔

آپ کی وفات کے وقت اِسلام میں داخل ہونے والوں کی تعداد چار لاکھ سے زائد تھی :

ایک صحابی اور ہیں ابن حوالہؓ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ تم لوگ لشکروں کی شکل میں بن جاؤ گے کئی کئی لشکر تمہارے ہوجائیں گے۔ جب رسول اللہ ﷺ دُنیا سے رُخصت ہوئے تو اُس وقت تک مسلمان ہونے

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۲

والوں کی تعداد چار لاکھ کچھ ہزار تھی جو اِسلام میں داخل ہوئے ، اِرشاد یہ فرما رہے ہیں کہ عنقریب ایسے ہونے والا ہے کہ تم لوگ بہت سے لشکر بن جاؤ گے کیسے کیسے ہوں گے جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ لشکر شام کی طرف بھی جائے گا یمن کی طرف بھی جائے گا عراق کی طرف بھی جائے گا الگ الگ لشکر ہوں گے تو دِل میں سوال آیا ابن حولہ رضی اللہ عنہ کے تو عرض کیا خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذَالِكَ اگر مجھے وہ دَور مل جائے اَور اِس طرح سے جہاد کے لیے مسلمانوں کے لشکر ہوں تو میں کون سے علاقے میں شامل ہو جاؤں میرے لیے پسند فرما دیجیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عَلَيْكَ بِالشَّامِ شام چلے جانا فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ اللہ تعالیٰ کی رُوئے زمین میں وہ بہترین زمین ہے يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ اللہ تعالیٰ اپنے جو پسندیدہ بندے ہیں اُن کو اُدھر کھینچ لیں گے یہ بھی ایک دَور آنے والا ہے فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ اگر ایسے نہ ہو وہاں نہ جا سکو تو پھر یمن وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ اَور جو تمہارے تالاب ہیں اُن میں سے پانی پیو فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ [1] اللہ تعالیٰ نے میرے لیے شام کی ذمہ داری قبول فرمائی ہے تو شام میں اِسلام داخل ہوا ہے رہا بھی ہے اَور وہاں پر اَولیاءِ کرام بھی رہتے ہیں۔

شام میں اَبدال :

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ جناب کے یہ مدِّ مقابل جو ہیں یہ شام والے ہیں تو جناب اِن کے لیے بدعا کریں اِلْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ آپ نے فرمایا لَا ایسے نہیں کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے اَلْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ اَبدال شام میں ہوں گے وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا اَور یہ چالیس ہوتے ہیں یا چالیس ہوں گے یا چالیس رہتے ہیں ہر وقت كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا جب اِن میں سے کسی کا اِنتقال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ دُوسرا پیدا فرما دیتے ہیں يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ [2] اِن ہی لوگوں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اِن ہی کی وجہ سے فتوحات ہوتی ہیں دُشمن کے مقابل اَور اِنہی اہل اللہ کی وجہ سے اہلِ شام کے اُوپر سے عذاب ہٹا رہتا ہے عذاب نہیں آئے گا، یہ اَبدال اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے شام کی تعریف کی۔

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۲ [2] مشکوۃ شریف ص ۵۸۲

میں وہاں جانے والوں سے پوچھتا تو ہوں کہ وہاں ایسے لوگ ملتے ہیں اِس طرح کے کہ جن کے اُوپر علامات ہوں ولایت کی اَور بزرگی کی تو مجھے لوگ بتلاتے ہیں کہ ہیں وہاں پر اِس طرح کے لوگ کہ جن میں یہ کیفیات محسوس ہوتی ہیں کہ وہ اہل اللہ ہیں خاص طور پر نمایاں طرح سے محسوس ہوتی ہیں، حدیث شریف میں آگیا ہے تو یقیناً اِسی طریقہ پر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعا......